تو نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود اس پر عمل نہ کرتا تھا تمہیں برائی سے روکتا تھا اور خود اس کا ارتکاب کرتا تھا۔ (متفق علیہ)

عالم بے عمل کی مثال قرآن پاک میں بھی اللہ تعالیٰ نے گدھے کے ساتھ بیان کی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارے اسلاف وعظ و تبلیغ سے بڑھ کر اپنی سیرت و کردار پر توجہ دیتے تھے اور ان کا عملی نمونہ اس قدر مثالی ہوتا تھا کہ ایک ہی وعظ میں ان کے دل سے نکلنے والی سچی آہ پر ہزاروں لوگ لبیک کہتے تھے چند لمحات میں ہی شہروں کے شہر اور گاؤں کے گاؤں اس سچی صدا کو مان کر راہ حق کو اختیار کر لیتے تھے سچ کہا جاتا ہے کہ عالم اور واعظ اگر دو آنکھوں کے ساتھ عوام کو دیکھتا ہے اور وعظ و نصیحت کرتا ہے تو لوگوں کی ہزاروں آنکھیں اس کے بلند بانگ دعووں اور لچھے دار تقریروں کے سننے سے قبل اس کے عمل کو دیکھتی ہیں۔ مامون رشید نے بالکل صحیح کہا تھا:

نحن الی ان نوعظ بالاعمال احوج منا ان نوعظ بالاقوال۔

ترجمہ:۔ ہمیں زبانی وعظ سے زیادہ عملی وعظ کی ضرورت ہے۔

مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ عالم جب باعمل نہ ہو تو اس کی وعظ و نصیحت دلوں سے اس طرح نکل جاتی ہے جیسے بارش کا قطرہ صاف چٹان سے بہہ جاتا ہے۔

آخر میں یہ بات ذہن نشین رہے کہ لمبے پورے خطبوں اور تقریروں کا نام ہی دعوت دین نہیں بلکہ دعوت کی حقیقی روح یہ ہے کہ انسان کا مزاج دعوتی بن جائے وہ اپنے گھر اور محلہ سے اس دعوت کی ابتدا کردے اپنے دوستوں اور اقرباء تک یہ دین پہنچا دے جن کا حق سب سے مقدم ہے انسان جس ماحول میں بھی رہتا ہو وہاں وہ بقدر ضرورت اور مصلحت دعوت دین کا کام جاری رکھے اگرچہ یہ ایک معمولی مسئلہ ہی سکھانے کے متعلق کیوں نہ ہو بلکہ یہ تو علماء ربانیین کی صفت ہے کہ وہ لوگوں کو سب سے پہلے چھوٹے اور عمومی طور پر پیش آنے والے مسائل کی تعلیم دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین حنیف اور صراط مستقیم کا سچا داعی بنا دے۔

فکر کریں

وہ ذلیل ہے جس نے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی۔

★

حق کا پرستار کبھی ذلیل نہیں ہونا چاہیے سارا زمانہ اس کے خلاف ہو جائے۔

دنیا شیطان کی دکان ہے اس میں سے کچھ نہ لو۔

دین اسلام اور مسلمان

دنیا جس تیزی سے بگڑ رہی ہے نہیں کہا جا سکتا ہے کہ اگلے چند سالوں میں انسانیت کا یہ سسکتا ہوا قافلہ تباہی و بربادی کی کس مہلک منزل پر جا کر رکے گا۔ آدم کی اولاد اپنے خالق حقیقی کو فراموش کر چکی ہے جس کا بڑا سبب عقیدہ کا فساد اور ایمان کی کمزوری ہے۔ آج ہم اخلاقی تباہی کے کتنے بھیانک دور سے گزر رہے ہیں کہ ہم آئے دن شرافت و تہذیب کا جنازہ اپنی آنکھوں کے سامنے اٹھتے دیکھتے ہیں۔ یہ مسلمانوں میں خاص طور پر اسلام سے غفلت' قصداً نماز نہ پڑھنا' زکوٰۃ' حج اور روزے سے روگردانی ایک عادت سی بن گئی ہے۔ سادہ ہی قتل' چوری' ڈکیتی' شراب نوشی' جواء' جھوٹی قسم' حرام خوری' سود کا کاروبار' تجارت و معاملات میں دھوکہ بازی' ظلم و رشوت' چور بازاری' خیانت' جھوٹ' بہتان تراشی' فریبی' یا جھوٹی گواہی' عہد شکنی' بے حیائی و فحاشی' غرض انسانی سماج کی رگ رگ میں تباہ کن بیماریاں پھیل چکی ہیں۔ ہماری نسل ان بیماریوں کا بہت تیزی سے شکار ہو رہی ہے۔ زہریلے افکار تباہ کن خیالات اور مسموم روایات کا ایمان اور دین شریعت سے تصادم ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں مسلمانوں کے دلوں میں ایمان کی جڑیں کمزور ہو رہی ہیں۔ جس کے رد عمل میں نوجوان دائرہ اسلام سے نکل رہے ہیں اور جب ایمان ہی کمزور ہو جائے گا تو پھر ہر گناہ کا ارتکاب بہت آسان ہو گا۔

ان تاریک اور گمراہ کن حالات میں اگر نجات کی کوئی امید ہے تو وہ دین اسلام ہے۔ بگڑے ہوئے انسانوں کا سدھار صرف رب کائنات کے عدل و رحمت بھرے نظام پر عمل کرنے سے ہی ممکن ہے۔ گناہ گار انسان کو گناہوں کی بہتات اس عظیم علم کو جاننے سے روک دیتی ہے جس میں دنیا اور آخرت کا مفاد مضمر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آدمی جب کسی ناگوار چیز میں پڑ کر اس سے فرار کی راہیں تلاش کرتا ہے تو اس کا دل اور اس کے اعضاء اسے دھوکہ دیتے ہیں۔ جب دل پر گناہوں کے بکثرت داغ ہوں گے تو دل بھی زنگ آلود ہو جائے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایسا گناہ گار انسان جب کسی دشواری اور آزمائش میں پڑتا ہے تو اس کا دل اس کی زبان کے اعضاء اس کا ساتھ نہیں دیتے۔ اللہ پر بھروسے کے لئے دل آمادہ نہیں ہوتا دل جمعی کے ساتھ خدا سے لو لگانے یا توبہ کرنے کا اس کے اندر حوصلہ نہیں رہتا اس کی بارگاہ میں رونے گڑگڑانے پر دل مائل نہیں ہوتا۔ اس کی زبان اس کے احساسات کی ترجمان نہیں بنتی اور یوں انسان گناہ کی دلدل میں ڈوبتا چلا جاتا ہے۔ ارشاد نبویؐ ہے۔ پنجگانہ نماز' ایک جمعہ سے دوسرے جمعے تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک یہ سب اپنے درمیان کے گناہوں کے کفارہ ہیں۔ جب تک کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جاتا رہے۔ ایک عرب شاعر نے کہا ہے تو نے دو چیزیں اپنے ساتھ اکٹھی کر رکھی ہیں۔ بے خوفی اور خواہشات کی پیروی جبکہ ان میں سے ایک چیز ہی آدمی کو ہلاک کرنے کے لئے کافی ہے۔